تیرہ رجب، آمدِ امیرِ کائناتؑ

کعبہ اور مادرِ علیؑ

ابوطالبؑ کا حرم، بیتِ حرم تک پہنچا
یعنی خالق کا کرم بیتِ حرم تک پہنچا
خانۂ رب کا بھرم بیتِ حرم تک پہنچا
بنی ہاشم کا حشم بیتِ حرم تک پہنچا
آئی آوازِ جلی رب کا ولی آتا ہے
کعبہ دیوار کو در کر کہ علیؑ آتا ہے

سن اے کعبہ حرمِ حضرتِ عمرانؑ ہے یہ
دیکھ آئینۂ وحدت کا اِک امکان ہے یہ
دیکھ کعبہ سببِ ناطقِ قرآن ہے یہ
یاد رکھ کعبہ کہ اللہ کی مہمان ہے یہ
حاملِ نور ہے نورِ ازلی کی ماں ہے
سر کو قدموں میں جھکا دے یہ علیؑ کی ماں ہے

یاد رکھ کعبہ یہ خاتون علیؑ کی ماں ہے
دو جہاں اِس کے ہیں ممنون علیؑ کی ماں ہے
کُل خدائی بھی ہے مرہون علیؑ کی ماں ہے
کیا رقم ہو کوئی مضمون علیؑ کی ماں ہے
اپنے ہاتھوں سے امامت کا گُہر ڈھالے گی
یہ وہ ماں ہے جو نصیری کا خدا پالے گی

دیکھ اے کعبہ یہ ہے قبلہ نمائی کا جواز
لینے آئی ہے یہاں یہ مری توحید کا راز
ماں اِسے کہہ کے پکارے گا جو وحدت کا ہے ناز
آج سے خانہِ رب تجھ پہ بھی واجب ہے نماز
بام و در تیرے سبھی وقفِ تولا ہوں گے
اِس کے قدموں کے نشاں تیرا مصلہ ہوں گے

دیکھ کعبہ تیری عظمت کے نشاں ہیں یہ قدم
وہ جگہ عرشِ معلیٰ ہے جہاں ہیں یہ قدم
کس کو معلوم بلندی میں کہاں ہیں یہ قدم
جہاں قوسین کی منزل ہے وہاں ہیں یہ قدم
ربِ اکبر نے ہر اِک ماں کو عطا کی جنت
اِن کے نیچے ہے نصیری کے خدا کی جنت

مرتبہ تیرا بڑھانے یہ قدم آئے ہیں
رازِ توحید بتانے یہ قدم آئے ہیں
بام و در تیرے سجانے یہ قدم آئے ہیں
تجھ کو اب قبلہ بنانے یہ قدم آئے ہیں
یہ نہیں آتے تو پھر سوچ ذرا کیا ہوتا
جس جگہ آتے علیؑ پھر وہی کعبہ ہوتا

کلمہِ ربِ جلی ہے یہ کلاموں کی ہے ماں
یہ درودوں کی ہے ماں اور سلاموں کی ہے ماں
وہ جو اِسمائے خدا ہیں اُنہی ناموں کی ہے ماں
بس علیؑ کی نہیں یہ بارہ اماموں کی ہے ماں
سارے عالم کی اماں اپنی اماں کہتا ہے
سوچ وہ کیا ہے محمدؐ جسے ماں کہتا ہے

نورِ اللہ کا مسکن بنا اِس ماں کا وُجود
مریمؑ و سارہؑ کریں نقشِ کفِ پا پہ سجود
مقصدِ ذاتِ الٰہی کا یہی ہے مقصود
اِس کے فرزندوں پہ خود پڑھتا ہے اللہ درود
بے نیازانہ سرِ کوئے نیاز آتی ہے
یوں سمجھ لیجئے کعبے میں نماز آتی ہے

کُلِ ایمان کا ایمان ہے اِس کی جھولی
پردہِ وحدتِ امکان ہے اِس کی جھولی
آیتِ کبریٰ کا جزدان ہے اِس کی جھولی
خود میں ڈھانپے ہوئے قرآن ہے اِس کی جھولی
یہ وہ ممکن جسے امکاں کی ضرورت ہی نہیں
اُس کی ماں ہے کہ جسے ماں کی ضرورت ہی نہیں

سُن کے آواز یہ کعبے نے نیا دَر کھولا
در جو کھولا تو وہ دیوار کے اندر کھولا
وہ جو منظر میں نہ تھا وہ پسِ منظر کھولا
ولی اللہ نے اللہ کا یوں گھر کھولا
آئی آوازِ خدا گھر کے مکیں آتے ہیں
وہ جو پردوں میں نہاں تھے وہ یہیں آتے ہیں

درِ کعبہ نے کہا بنتِ اسدؑ بسم اللہ
لائی ہیں ساتھ خدائی کی سند بسم اللہ
لائی ہیں جھوٹے خداؤں کی بھی رَد بسم اللہ
قابہ قوسین سے اب مل گئی حد بسم اللہ
آمدِ نورِ مبیں آج یہاں ہونی ہے
آج معراج کو معراج یہاں ہونی ہے

بولی دیوارِ حرم آپ پہ ہوں لاکھ سلام
آپ کا ہے یہ کرم آپ پہ ہوں لاکھ سلام
آپ سے ہے یہ بھرم آپ پہ ہوں لاکھ سلام
آپ کے آئے قدم آپ پہ ہوں لاکھ سلام
میری دہلیز پہ انوار اُتر آئے ہیں
اصل وارث ہیں جو اِس گھر کے وہ گھر آئے ہیں

شاعرِ باب الحوائج نورعلی نورؔ